امامیہ مشن کی چودھویں (۱۴) دینی خدمت

علیؑ اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ
رکن ادارہ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

(رجب ۱۳۵۲ھ)

Presented by Ziaraat.Com

امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت ۱۴۰

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین
علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳/ رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہے کہ حضرت علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت میں کہاں ہے؟

فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کے مستند کتب تاریخ و سیر و مناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔

امید ہے کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

خادم ملت

سید ابن حسین۔

سکریٹری "امامیہ مشن"

حسین آباد۔ لکھنؤ

۱۹۶۲
۴۹۲۷

باسمہ سبحانہ والحمد

امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جا رہی ہے اور آئے دن تعصب کی گھنگھور گھٹائیں افق مذہب پر چھا رہی ہیں اوس کا صحیح اندازہ اون مختلف آوازوں سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہیں اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جو معاندین عقل کے ہاتھوں نکتہ چینی کی زد میں نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے اور اس میں ایک جذب ہے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسیوقت تک جبکہ نیک نیتی مشعل راہ ہو چھ سات برس ادہر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ع میں کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ میں ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبار آمیں پیش کر کے بتایا تھا کہ یہ سوال خود ساختہ نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے فضل ابن روزبہان نے اسکی نیو ڈالی ہے اور ان کے انوکھے اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ میں باطل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

Presented by Ziaraat.Com

مسخ کر دینے مین پوری قوت رکھتی ہے۔ آج انھین فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کثرت وقوت سے نئے لباس مین پیش کرکے ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ مین پیدا ہوئے کعبہ مین تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریرون کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کیخلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دیجائے اور عوام کے دلون مین یہ بات جاگزین ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہین بلکہ (العیاذ باللہ) آپ کا غیر بھی اسمین حصہ دار ہے بنابرین خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمدؐ کے مکارم اور فضائل پر گہرے گہرے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو نئے سرے سے زندہ کرنیکی کوشش کی مگر تو بہ جتک صفحہ قرطاس پر فضائل ومناقب کی گلکاریان باقی ہین ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہین پڑ سکتی بلکہ تاریخ وسیر سے معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت کا افسانہ اپنے اصلی خط وخال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت کی مستند کتابون کے اقتباسات پیش کرکے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ مین متولد ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس مین اکابر مورخین داہل سیر ہم آواز ہین۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشہور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ ولم یصححہ علماء التواریخ بل عند اھل التواریخ ان حکیم بن حزام ولد فی الکعبۃ ولم یولد فیہ غیرہ

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

(ترجمہ) شیعوں میں مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے حالانکہ علماء تاریخ نے اسکی تصحیح نہیں کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے اور اسکے سوا کوئی اور کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔

اَقُول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد اعظم اسلام کی موجودہ تمام کتابیں دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کروں تاہم جو کتابیں اسوقت میرے پیش نگاہ ہیں اون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے کام لیکر تمام مستند کتابوں کو پس پشت ڈالدیا ہے اور مطلق خبر نہیں کہ ایک کثیر جماعت نے بڑے پرزور الفاظ میں اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ میں علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں ہوا ذیل میں ہم اون علما اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہیں جنہوں نے آج بہت پہلے ہماری

تا بہ من آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آیندہ دیگر حوالہ دیگر معتبر قلم اٹھائیں گے۔

١ ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی سنہ ٣٤٦ھ

٢ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلابی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی سنہ ٤٨٣ھ

٣ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی سنہ ٦٣٢ھ

٤ کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی سنہ ٦٥٢ھ

٥ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی المعروف بسبط ابن جوزی المتوفی سنہ ٦٥٤ھ

٦ مولانا روم المتوفی سنہ ٦٧٢ھ

٧ احمد بن منصور گازرونی المتوفی سنہ ٧٥٨ھ

٨ ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی سنہ ٨٤٩ھ

٩ الشیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی سنہ ٨٥٥ھ

١٠ امام النحاۃ ملا عبد الرحمان جامی المتوفی سنہ ٨٩٨ھ

١١ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی سنہ ٩١٠ھ

١٢ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی سنہ ١٠٤٤ھ

١٣ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی سنہ ١٠٥٢ھ

١٤ فاضل سعید گجراتی۔

١٥ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی سنہ ١٠٦٠ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہید ی حنفی ۔

۲۱ عبیداللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالحمید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت مین یہ مقتدر ہستیان ہین جن کی اصل عبارتین ہم نمبروار پیش کرتے ہین اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا مین اون علماء شیعہ کے تصانیف سے بھی کہین کہین استدلال کرین گے جنکو دنیائے اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات مین گرانقدر الفاظ مین موجود ہے۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابون کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کرتے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتین بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر برحاشیہ تاریخ کامل

جلد ۵ صفحہ ۴۷ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اوس وز بیعت کیگئی جسدن عثمان بن عفان رضؓ قتل کئے گئے اور جائے ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہی جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہین یہ فن تاریخ کا امام ہی اسلام مین آجتک اسکی برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہین ہوا اسکی تمام تاریخی کتابین ملتین توکسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی "

انصاف یہ ہی کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ مین ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جوکہ ح سے اکہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار مین عذر نہین کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب مین لکھتے ہین۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوّار الحسین وھناک نسوۃ کثیرۃ اذا اقبلت منھن امراۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لھا ھل عندک من شئی تحدثنی بہ. قالت ای واللہ حدثتنی عما تی بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین ہم زیارت حسین کر رہے تھے وہان بہت سی عورتین بھی موجود تھین انمین سی ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سی پوچھا کہ تو کون ہی اوس نے جواب دیا کہ مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سی ہون میرا نام زبدہ بنت عجلان ہی مین نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

عبادة بنت نضيلة بن مالك بن
العجلان الساعدي انها كانت ذات
يوم في نساء من العرب اذ اقبل ابو
طالب كئيبا حزينا فقلت ما شانك
قال ان فاطمة بنت اسد في شدة
من المخاض واخذ بيدها وجاء بها
الى الكعبة فقال اجلسي على اسم الله
فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما
نظيفا منظفا لم ار احسن وجهه
فسماه عليا وحمله النبي صلى الله
عليه وسلم حتى اتاه الى منزلها
قال علي بن الحسين فوالله ما سمعت
بشيء قط الا وهذا احسن منه۔
(ارجح المطالب في مناقب علي بن
ابيطالب صفحہ ۲۲۶ منقول از مناقب فقیہ
ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہنے لگی مجھ سے عبادہ
بنت عبادہ بنت نضیلہ بن مالک بن عجلان
ساعدی کہتی تھی کہ میں ایک دن عرب کی
عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابوطالب
تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم
نمایاں تھے میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے
وہ بولے فاطمہ بنت اسد کے درد لگے ہیں پھر
فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ میں لیگئے
اور کہا خدا کا نام لیکر یہاں بیٹھو ابھی اچھی طرح
بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک پاکیزہ
خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رو ہم نے
نہ دیکھا تھا ابوطالب نے اس کا نام علی کہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
آغوش میں لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا
علی بن الحسین فرماتے ہیں قسم خدا کی ہم نے
اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

حدیث کے الفاظ بتاتے ہین کہ ولادت حضرت علی اتنا مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتین بھی اوس سے واقف تھین پھر کیون نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کرین

(۳)

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہین ۔

فالولد الطاهر من النسل الطاهر ولد فی الموضع الطاهر فاین توجد هذه الکرامه لغیره واشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبه ولم یولد فیه مولود سواه ۔ (مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک در نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہان یہ بزرگی پائی جاتی ہی کہ زمین کے تمام خطون مین اشرف حرم ہی اور حرم مین زیادہ اشرف مسجد الحرام کو ہی اور مسجد کے گوشون مین کعبہ سب سے شریف تر ہی جسمین علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہین ہوا ۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعون ہی مین وقیع نہین ہی اسلام کے اکثر مورخ اونکے اجلال مین ہمارے ہمصفیر ہین چنانچہ اون کی شان مین قاضی شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد اپنی تاریخ مین ارقام فرماتے ہین ۔

محمد بن علی بن شهر اسوب الثانیه بسین المهمله ابو جعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعۃ حفظ اکثر القرآن ولہ ثمان سنین وبلغ النہایۃ فی اصول الشیعۃ کان یرحل الیہ من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنابر ایام المقتفی ببغداد فاعجبہ وخلع علیہ وکان بہی المنظر حسن الوجہ صدوق اللہجۃ ملیح المحاورۃ واسع العلم کثیر الخشوع والعبادۃ والتہجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیہ ابن طی فی تاریخہ ثناء کثیرۃ توفی فی سنۃ ثمان وثمانین وخمسمایۃ (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابو جعفر محمد پسر علی بن شہر آشوب دو سراسین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعون کے اکابر مین ایک جلیل شخص جنھون نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن مین یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ مین بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہرون سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو مین اپنے امثال و اقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت مین بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب مین ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ مین اونکی ثنا و صفت کی ہے (افسوس ہے کہ) ۵۸۸ھ ہجری مین آپنے وفات پائی۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہین ہے کہ مین نے علامہ ابن شہر آشوب کا قول

مقام استدلال میں پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار میں بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جا بجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعوں میں حافظ نہیں ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھیں ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر میں حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابوالحسین یحییٰ بن حسن بن حسنین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب میں جس کا صحیح ترین اور قدیم نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہیں۔

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السلام کنیتان احدھما ابوالحسن ولد بمکہ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ ولا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت میں ہے اون حضرت کی دو کنیتیں مشہور تھیں ایک ابوالحسن ولادت آپکی مکہ میں کعبہ کے اندر ۳۰ عام الفیل میں بروز جمعہ سیزدہ رجب کو واقع ہوئی اور آپ کے سوا آپ کے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ میں پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ میں ایک جلیل عالم ہیں اور ہم اون کے رشحۂ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہیں کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہیں امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق میں لکھتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمص الرازی الفقہ والکلام علی مذھب الامامیہ وقرء النحو واللغہ وتعلم النظم والنثر وجد حتی صار الیہ الفتوی فی مذھب الامامیہ وسکن ببغداد مدۃ ثم واسط وکانت وفاتہ فی شعبان سنۃ ستمایۃ ولہ سبع وسبعون ذکرہ ابن النجار ربیہ۔

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف بابن بطریق آپنے علم فقہ اور کلام حمص رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو ولغت نظم ونثر کی تحصیل کی اور اسقدر جد وجہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہوگئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہکر پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان ۶۰۰ھ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیساکہ ابن نجار ربیہ نے ذکر کیا ہے۔

(۵)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنائے ہیں؎

روز بہ کعبہ مرتضیٰ پیدا شد سبحان اللہ	در کون و مکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ
جبرئیل زآسمان فرود آمد وگفت اے ختم رسل	فرزند یگانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کیلئے دفتر چاہیئے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد میں جذبات کے جس دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے وہ انکی عقیدتمندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ میں ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ استعجاب کا پتہ دیتا ہے کعبہ میں ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ میں بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ میں مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر ثابت کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس تھا ہے تیسرا آخری شعر میں بعد مولود کعبہ کے جلال میں وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے تقسیم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے میں بہت کچھ مفید ہے ۔

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضیٰ کی ولادت گاہ بتاتے ہیں اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول میں رقمطراز ہیں :-

ولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ خدیجۃ بثلٰث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادتہ ثمانیۃ وعشرین سنۃ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول ص۳ چھاپہ لکھنؤ مطبع جعفری سنہ ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ میں خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوس سال اٹھائیس برس کی تھی۔

(۷)

شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفداء پر روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلیؑ فضربہا الطلق ففتح لہا باب الکعبہ فدخلت فوضعتہ فیہا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی الکعبہ قلت وقد اخرج لہا ابو نعیم الحافظ حدیثا طویلا فی فضلہا الا انہم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور حامل بعلیؑ تھیں پس درد زہ شروع ہوا تو اون کے لئے کعبہ کا دروازہ ہو گیا اور وہ اندر داخل ہو ئیں اور بچہ کعبہ میں پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی ماں نے کعبہ میں جنا میں کہتا ہوں کہ اسکو حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ایک طولانی حدیث اوسکی فضائل میں نقل کی ہے مگر اونھوں نے سلسلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہے اسلئے ہم اوس کا ذکر نہیں کرتے"

اسوقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپ کے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلمی لکھوا دی ہے اور بتایا ہے کہ جس سلسلہ روایت مین اس طرح کے واقعہ کی خبر ہے وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہیں ہے کہ صفحہ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا جائے خاتمہ اوراق مین ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑین گے قارئین کرام یاد رکھین

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال مین مسلمانون کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہین اور اہلسنت جماعت کا ہر طبقہ اون کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہے ایک شعر مین اپنے خیالات کا اظہار عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہین ؎

اے شحنہ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو در دے کعبہ صدف مستان صلامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صـ۸ سطر ۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

یہ وہ مستانہ کلام ہے جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت مین ڈوبی ہوئی اور حقیقت آگین ہے اور مصرعہ ثانیہ سے صاف ظاہر ہے کہ جب کعبہ صدف ہوا تو علی در آبدار جسکی ضیا پاریاں سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہے۔

(۹)

احمد بن منصور گازرونی اپنی کتاب مین حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہین اس کتاب کا دیباچہ باین الفاظ ہے الحمد للہ الذی قصرت الافہام مما یلیق بکبریائہ اور بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۷۴۰ھ ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہین

Presented by Ziaraat.Com

ملاحظہ ہو عین عبارت۔

امہ فاطمہ بنت اسد وھی اول ھاشمیۃ ولدت لھاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبۃ ونقل عنھا انھا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنھا لم یمکنھا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجھہ ای کرم اللہ وجھہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھیں وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ میں پیدا ہوئے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب وہ بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھیں در انحالیکہ علی ان کے شکم میں تھے تو وہ اونھیں سجدہ سے روکتے تھے اسی وجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدا نے اون کے چہرہ کو اسبات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے"۔

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینۃ نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

(۱۰)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت میں یہ دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں جو بجید مفید مطلوب ہے آوردہ اند کہ پیشتر از زین درون خانہ کعبہ دو سار بود ند کہ ایشان را معیار الولادۃ گفتند و آن چنان بود کہ ہر فرزند یکہ در مکہ متولد می شد روز سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مار کہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد اگر فرزند حلال زادہ می بود بوسے میکرد و بازی گشت و اگر فرزند حرام زادہ می بود آن مار نف می زد وان ولد بیہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است چون شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہر دو مار فرود آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاہ ہر دو مار را گرفت و در دید و پارہ پارہ کرد اہل مکہ در خروش شدند کہ محک را کشت و در گریہ شدند مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فرمود غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد ہر کہ علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زادہ است و ہر کہ دشمن دارد تواند بود کہ حرام زادہ است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل از بن کعبہ میں دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے اندر لاتے تھے اور رکھ دیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے ظاہر ہو کر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار مارتا جس سے وہ بچہ غش کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونوں سانپ نیچے اترے اور سونگھنا چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونوں کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے مکہ والوں میں غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خداوند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہی اور ایک جگہ دو کسوٹیاں نہیں رہ سکتیں جو بھی علیؑ اور ان کے دونوں بچوں کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہی اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہی کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات مین ایک گرانقدر اضافہ ہی اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار شاد ولایت لکھنا اسبات کی دلیل ہی کہ اولی الامر بھی انکی سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نورالدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضیلت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہین۔

ولد علی بمکۃ المشرفہ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بھا اجلالاً واعلاء لمرتبتہ واظھاراً لتکرمتہ۔

(الفصول المہمہ چھاپہ ایران ص۱۲)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ مین اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہے اور جسمین کشت وخون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہین دی

اور جو سلسلہ مین فردہی ۳۰ سنہ عام الفیل مین ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ مین کوئی شخص کبھی پیدا نہین ہوا یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے ان جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت مین مخصوص کیا ہے "

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتلانے مین سابق کی عبارتون سے متفق اللفظ اور کعبہ مین ولادت کو آپ سے مخصوص ثابت کرتی ہے۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور سے توجہ کے قابل ہین معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طنبر اد خیال پر کہ "کعبہ مین حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہے" ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہین یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ مین متولد نہین ہوا" وہ پر زور نفی ہے جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت مین شریک نہین ہے۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملین گے۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت مین جس کا صحیح ترین نسخہ جو سنہ ۹۰۸ھ مین بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہے اس مین وہ تحریر فرماتے ہین۔

ولادت وے بمکہ بودہ ہست بعد از عام فیل بہفت سال و بعضی گفتہ اند ولادت وے
در خانہ کعبہ بودہ ہست و در وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال
بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ مین سنہ عام الفیل مین ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ
آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس
کے تھے۔

اس عبارت سے کسقدر ضعف کی بو آتی ہی جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے
بعید ہی ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند"
نظم کرکے معاصرین سے خراج تحسین وآفرین حاصل کیا ہمین اسقدر ضعف رکھنے والے
مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین یہ قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف   بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہست   کہ من بسوے گہر رفتم و او بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص ۸ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہی اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب
ہون اوس مین اور مجھ مین بڑا فرق ہی مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت
خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم ونثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبے
اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف مین ہے۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت مین بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہین رقمطراز ہین۔

در کتاب بشائر المصطفیٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند کہ من با عباس بن عبد المطلب وجمعے از بنی عبد العزیٰ بازاء بیت الحرام نشستہ بودم کہ فاطمہ بنت اسد بمسجد درآمد وحالانکہ حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود وبطواف اشتغال نمودناگاہ اثر طلق وعلامت زادن بروے ظاہر شد ومجال بردن رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را برمن آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد وفاطمہ بخانہ دردن رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانہ دررائیم میسر نشد وروز چہارم بردن آمد علی را بردست گرفتہ امام ابو داؤد بنا کتی آوردہ کہ پیش از علی وبعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے درخانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۱۳۴ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفیٰ مین یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ مین عباس بن عبد المطلب اور اولاد عبد العزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد مین داخل ہوئین درانحالیکہ حمل سے تھین اور نو مہینہ پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھیں کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتیں ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہ صمدیت میں عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھپر آسان کر دے کہا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئیں اور ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں اور ہم نے چاہا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہو جائیں تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلیں تو علی کو ہاتھوں پر لئے ہوئے تھیں امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہیں کہ علی سے پہلے اور ان کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو"۔

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ میں پہونچ گئیں تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھیں مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ میں پہونچنے کی کوشش ناکامیاب رہی یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ میں آجاتی ہے اور مردوں کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ میں ولادت کے حامی اور آپ ہی اس شرف کو خاص کہتے ہیں۔

(۱۴)

علامہ نورالدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم میں رقمطراز ہیں:۔

وفی سنۃ ثلاثین من مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی الکعبہ ۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جز سوئم صفحہ ۱۷۱ چھاپہ مصر ۱۳۰۸ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہی جس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی نہ رہنا چاہیے۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود اورا مادری فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد وحیدرہ نام اسد است وچون قدوم آورد ابو طالب مکروہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی وتسمیہ کرد اورا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدیق کذافی ریاض النضرۃ وتکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین ونیز لقب کردہ است بہ بیضۃ البلد وامین وشریف وہادی ومہتدی وذی الاذن الواعیہ وبیعسوب الامہ وگفتہ اند کہ بود ولادت وے درجوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب کا نام انکی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابو طالب آئے اور انکو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علیؑ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہی اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف اور ہادی اور مہتدی اور ذو الاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہی کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت مین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین۔

قولہ وفی مکۃ مواضع مبارکۃ وموالید متیمنۃ ومساجد مشہورۃ فمنہا مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فھو بالقرب من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ھذا بھتان عظیم مولد علی کرم اللہ وجہہ اصل الکعبۃ وجوفہا کما یشھدن بہ الروایات من الثقات وامثال ھذہ المقالات من وضع المتعصبین لاھل بیت النبوۃ عصم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اھل السنۃ والجماعۃ ورفض بدع اھل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین۔ مین کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہے جیسا کہ ثقات کی روایتین بتاتی ہین ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالون نے گرھہ لئی ہین محفوظ رکھے اس سے خدا مسلمانون کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہین اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبداللہ اکبر آبادی مناقب مین لکھتے ہین۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبدالمطلب بودم و جمعی از بنی عزی بازاو بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و در عین طواف اثر طلق بر وے ظاہر شد چون مجال بردن رفتن نماند گفت خداوندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت برمن آسان کردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیر را بردست گرفتہ برون آمد اُو بنا کتی گوید کہ پیش از امیرؑ و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمیٰ مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی صک۸ چھاپہ بمبئی سنہ ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہدا کی عبارت نقل کی ہے جو ما قبل کے صفحات مین گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہین دوسرے صفحہ مین اپنے تخیلات کو نظماً یون ادا کرتے ہین

در فضائل بے نظیر آمد علی　　　　بر ہمہ عالم امیر آمد علی

آن علی کو مادرش در کعبہ زاد　　　　آنکہ بر دوشش پیمبر پا نہاد

آن علی کو نامش از عیب آمدہ — انچہ از عیب است بے عیب ہو

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابون مین نہایت برزور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین۔

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجاء فی مناقب آل العباء)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبے کے اندر واقع ہوئی اور اون کی ماں نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجاء کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کر کے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تلخیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو

دوسری عبارت۔

Presented by Ziaraat.Com

کانت ولادة علی کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنہ بمکہ وروی انہ ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت احد سواہ ولا قبلہ ولا بعدہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ بھا۔ (نزول الابرار باصح من مناقب اہل بیت الاطہار)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انھیں کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمہ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبہ فانہ ولد یوم الجمعہ الثالث عشر من شہر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنہ فی الکعبہ لم یولد فیھا احد سواہ قبلہ ولا بعدہ (ازالۃ الخفاء)

(ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل مین پیدا ہوے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہی اور اوسکی ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی بزور نفی کی ہی جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہوکر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہی۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل بسی سال روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفے صفحہ ۱ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۲ سنہ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل مین ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال چھ دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوے۔

(آئینہ تصوف ص ۹ چھاپہ رامپور ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہے کہ اہلسنت کے ادبا و شعرا تک نے نظماً اس کو ادا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

منشی عدیم النظیر غلام امام شہیدی اپنی مشہور انشا میں ضمناً مدح اہلبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہیں ؎

مرا سینہ ہے بیشہ بود و باش شیر یزدان کا
فضائے لامکان سے فرق ہے بس مری سینہ کا

جو پوچھا میں نے اوسکا مرتبہ پیر طریقت سے
بتایا کان میں مجکو علیؑ ہے نام یزدان کا

بتون کے توڑنے میں اوسکا ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہِ رسولان کا

بہت دشوار تھا دلوار کعبہ پھاندنی امت
اگر وہ در نہ ہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہے کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

(انشاء بہار بیخزان)

ان اشعار میں فاضل ناظم نے کعبہ میں ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا کے تشرف کا سبب ٹھہرا دیا ہے یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقیٰ فی خصائص المرتضیٰ میں لکھتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب صفحہ ۴۲۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہو کہ حضرت علی مکہ مکرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل پیدا ہوے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر تھے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد انکے جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۴۷ ہجری)

Presented by Ziaraat.Com

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیر المومنین ؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ان میں زیادہ تر وہ ارباب کمال ہیں جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتیں دیکھنے کے بعد ابن روزبہان کا قول یاد آتا ہے "لم یصحح علماء التواریخ کعبہ میں ولادت کو مورخین نے صحیح نہیں سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نورالدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیاں تاریخی ذوق سے معرا ہیں ؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنوں کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنوں کی ہتھم بالشان قوتوں کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششیں حقیقت کے خلاف کی گئیں اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کر دیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا پڑا نہ طبنراد حدیثیں مفید ہوئیں نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پرزور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی ۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ میں ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبدالمسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہیں اپنے معرکۃ آلآرا قصیدہ میں جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہین ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزھرا قد انبثقت | انوار طفل وضاءت فی مغانیھا
قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد | من نسل ھاشم من اسمی ذراریھا
ھنوا ابا طالب الجواد والدہ | والام فاطمۃ ھیوا نھنیھا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا مین ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ ملتی پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے در و دیوار کو روشن کر دیا لوگ پوچھتے ہین یہ کس کا فرزند ہے بتلا دو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہے اور اسکے باپ سخی اور جواد ابو طالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ماں فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دین ؎

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے در پے اشعار مین نظم کیا گیا ہے جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہے وہ سرمہ کش دیدہ دل ہے۔

کانت ولادۃ سیدنا ومولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفی علیہ وعلی الہما الصلوۃ والسلام علی ما حقق المحققون فیکون ولادتہ الشریف حوالی ۶۰۱ مسیحیۃ ومن بشائر سعدہ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولم یولد فیھا سواہ فاستبشر بذلک ابوہ وعمومتہ عند ولادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدرۃ ومعنی ھذہ الکلمۃ الاسد وکانھا ارادت ان تسمیہ باسم ابیھا۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۰۱ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کے مسوخصوصیات سے یہ ہی کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ماں نے حیدر کہہ کے پکارا جسکے معنی شیر کے ہیں گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھیں"۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ کعبہ میں ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہیں رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہی کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ میں ولادت کے قائل ہونیوالوں کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہی کہ کعبہ میں جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہیں ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ دلیل ہی اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہی جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحیں قائم کرنا ضروری ہیں۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

Presented by Ziaraat.Com

ان دونون تنقیحون پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر ہو آشکار ہوکر نقاب کشائی آسان ہی۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتون کفر والحاد کی زندگی بسر کی ہی جن لوگون نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہی اونھون نے کوئی بات ایسی نہین بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام لوگون مین ظاہر ہو علامہ ابن عبدالبر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ مین لکھتے ہین۔

ان امہ حملت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب ص ۱۲۲)

حکیم بن حزام کی ماں کعبہ مین چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی درانحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھادیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا۔"

اگر اس واقعہ مین کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش مین کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ مین بہت ہوے ہون گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہی نہ سلسلہ سند ہی کوئی بحث کی ہی اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہی خود بتاتے ہین کہ قصہ طبعزاد ہی اور پھر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کر دیں آپ فاضل ابن روزبہان کے جواب میں فرماتے ہیں۔

حکمہ بعدم التصحیح سقیم بعد ما روی المصنف ذلک من کتاب بشائر المصطفی وقد رواہ عن یزید بن قعنب وراوہ ابن مغازلی مرفوعا الی علی بن الحسین علی ما نقلہ صاحب کشف الغمۃ وکفی بروایۃ مثلہما من اہل السنۃ حجۃ لنا علیہم کما مر وجہہ مرارا ایضا کما صرح بہ الراوی الفضیلۃ والکرامۃ فان باب الکعبۃ کان مقفلا ولما ظہرا ثار وضع الحمل علی فاطمۃ بنت اسد وہی عند الطواف خارج الکعبۃ افتتح الباب باذن اللہ تعالی وہتف لہا ہاتف بالدخول وعلی تقدیر صحۃ تولد حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان بحسب الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المراۃ والحمل عن البقرۃ فی الطریق وغیرہ علی انہ لا ندعی التشرف بولادتہ فی الکعبۃ فانہ ہو الکعبۃ الحقیقیۃ لاہل الانتباہ وقبلۃ اقبال المقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہے اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفی

سے روایت اخذ کی اور اوسمین یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اوسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہی جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہی تو علمار اہلسنت مین سے ایسے دو شخصون کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلئے کافی ہی جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہی اور نیز تصریح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر مین ہی کہ دروازہ کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوے تو اون کیلئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندر اون کیکے داخل ہونے کی روایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ مین فرض بھی کرلین تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتون کا حمل گرجاتا ہی اور راستہ مین گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اسبات کے مدعی تھوڑی ہین کہ کعبہ مین ولادت سے اون کیلئے کوئی شرف ہوا اسلئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہین اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالون کیلئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہی کہ کعبہ خدا ہم ہین اور قبلہ خدا ہم ہین "

اس عبارت مین شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہی جس کو ہم نذر قرطاس کرچکے ہین مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علمار اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کردیا۔ اب صاحب

Presented by Ziaraat.Com

ابطال لباطل کا یہ کہنا کہ المشہور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبھان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے۔

المشہور بین السنۃ والجماعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ لیکن ہم بہر حال ابن روزبھان کے شکر گذار ہین کہ انھون نے باوجود عصبیت حضرت کو امیر المومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنون مین امیر المومنین ہو اوسکی جا ولادت کیلئے وہی جگہ موزون ہے جو زمین مین منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ مین تھی۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہین وہ بھی یہ کہتے ہین کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت مین پیدا ہوا لہٰذا اوسکی شان کعبہ مین ویسی ہی جیسا کہ خانہ خدا مین بتون کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وعاش حکیم بن حزام فی الجاہلیۃ ستین سنۃ وفی الاسلام ستین سنۃ وتوفی بالمدینۃ فی خلافۃ معاویۃ سنۃ اربع وخمسین وھو ابن مایۃ وعشرین سنۃ (استیعاب جلد اول ص ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینہ مین امیر معاویہ کے دور حکومت ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جا سکتا ہی کہ اگر ہم تسلیم بھی کرلین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ ۱۳ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہی۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہون اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہی اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ھ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول ص ۱۳۰ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسری لفظون مین اسکے معنی یہ ہوے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقدس ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جا رہا ہی جو سب سے پہلے ایمان لایا ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے پر ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی ناظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورانہ تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت نظر نہ آئی اور "مذبذبین بین ذلک" کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہے شیعوں میں ایک کثیر جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار ہے ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ پیدا ہوا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے قطع نظر کرلی اور کعبے کے مولد علی ہونے کو شیعوں کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابیں جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہیں طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی میں نئی بات کہی اونھون نے اس واقعہ کا ثبوت موزخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھون نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو دلیل قرار دیا ہی اسکے معنی یہ ہین کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہین اور تمام وہ مورخین جنھون نے جناب امیرؑ کو مولود کعبہ کہا ہی صاحب ابطال الباطل کے نزدیک مورخ نہ تھے اور وہ تمام محدثین جنھون نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہی ابن ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخیلات ہین جو اہل عقل مین کبھی مقبول نہین ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہین۔

فلا التفات حینئذٍ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک زاعما ان المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام اذ لا عبرۃ بزعمھم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا ریب ان المحدثین زعموا ھذہ الفضیلۃ لحکیم بن حزام لینا قضوا ما ورد لامیر المومنین کما ھی عادتھم والحق لا یزید الا علوا وظھورا والصدق لا یزال یتوقد ضیاءً و نورا۔

(منار الہدیٰ فی اثبات النص علی الائمۃ النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہین دراں حالیکہ

اوسکا گمان ہی کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہی اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیرالمومنینؑ کا رتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہی۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہی کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جد و جہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبہ سے مجبور ہوکر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ و مہ اس کا گواہ ہو جائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چار دیواری سے کوئی تعلق نہین ہی وہ ایک علیحدہ مقام ہی جو مولد نبی سے متصل ہی۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے غلط عقائد کے نقوش مٹادینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہی گو یہ عمارت اُسوقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھادیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا"۔ مگر جب مکہ مین یہ عمارت باقی تھی او سوقت بھی خود نسبت دینے والون مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ادبھارا اور فاضل گجراتی نے اپنے قلم سے بچکینی کی تحرک بھی ہم مین نہ تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جار اللہ بن محمد امین الدین بن ابو بکر بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر التعمق سے دیکھنے کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سہو ہوئی ہو یا تین خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ کی فہرست دیتے ہوئے لکھتے ہین۔

منہا مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ان مولد علی رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور ہے کہ شعب علی کہتا ہے جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے"

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ دینے کے بعد اس عبارت پر ہرگز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظر انداز

کردین کیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روزبہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ مین صرف شیعون مین مشہور ہے؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰ ؑ کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیوار مین پیدا نہین ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلۂ سند مین ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہین رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہین ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہون حج مین اوسی کا طواف کرتے ہین ؎

طواف خانہ کعبہ ازان شد بر ہمہ واجب
کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب